حسینؑ آقا حسینؑ مولا

مرا مقدر جگا گئے ہیں، حسینؑ آقا حسینؑ مولا
میں کیا تھا اور کیا بنا گئے ہیں، حسینؑ آقا حسینؑ مولا

میں اپنے ہونے سے بے خبر تھا، مکاں میں رہ کر بھی در بہ در تھا
نہ کوئی جادہ نہ کوئی منزل، جدھر بھی دنیا تھی میں اُدھر تھا
بقا کا رستہ دکھا گئے ہیں

تھے مصلحت کے اسیر ہم سب، لکیر کے تھے فقیر ہم سب
حسینؑ کے کارواں سے کٹ کر، تھے ذرہ ہائے حقیر ہم سب
ہمیں زبرجد بنا گئے ہیں

اجل کی تاثیر کو بدل کر، سزائے تقصیر کو بدل کر
بشر کا تو خیر ذکر ہی کیا، مَلَک کی تقدیر کو بدل کر
دوبارہ اڑنا سِکھا گئے ہیں

فنا ہے کیا شے، ممات کیا ہے، یہ کاروبارِ حیات کیا ہے
حسینؑ جینے کی دیں دعائیں، تو موت کی پھر بساط کیا ہے
ہماری عمریں بڑھا گئے ہیں

جو اِن کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیں، تو موت کو ہم بھی مات دے دیں 322
یہ وہ دیالو ہیں وہ سخی ہیں، ہم ایک مانگیں یہ سات دے دیں
ہمیں تونگر بنا گئے ہیں

یہ ذکرِ مولائے این و آںؑ ہے، سخن سے عاجز ہر اِک زباں ہے
اگر خدا سا نہیں ہے کوئی، حسینؑ سا دوسرا کہاں ہے
یہ کیسی معراج پا گئے ہیں

ابد تلک نام ہو گا زندہ، نبیؐ کا پیغام ہو گا زندہ
چڑھے گا نیزے پہ سر تو لیکن، اِسی سے اسلام ہو گا زندہ
لو آج مقتل میں آ گئے ہیں

خزاں کو فصلِ بہار کر دیں، گماں کی گردن پہ وار کر دیں
خدا جو مانگے تو دینِ حق پر، ہم اپنے بیٹے نثار کر دیں
ہمیں یہ کر کے دکھا گئے ہیں

برائے ماتم ہمارا سینہ، اِسی کی خاطر یہ مرنا جینا
جلوس و مجلس بپا کریں گے، وہ ارضِ مغرب ہو یا مدینہ
قدم جمانا سکھا گئے ہیں

322

نہ مادہ مجھ میں جستجو کا، نہیں سلیقہ بھی گفتگو کا
میں اِس سمندر میں کیا اترتا، کہ میں تھا پیراک آبِ جُو کا

مجھے سخنور بنا گئے ہیں